Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ ر

یوم سہ شنبہ * ۲۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ = ۱۵ نبوت ۱۳۳۴ ھش * ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء = نمبر ۲۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظہر ہے کہ "طبیعت کل جیسی ہی ہے"

اس سے قبل مورخہ ۱۳ نومبر کو صحت کے متعلق حسب ذیل رپورٹ موصول ہوئی تھی "طبیعت بفضلہ تعالےٰ کل کی نسبت اچھی ہے۔ کل کچھ بھوک بند ہو گئی تھی مگر شام کے وقت کھانا کچھ کھایا جا سکا"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۱۱ نومبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج اعصابی بے چینی میں کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر کل سے بائیں گردے میں درد ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

سیدہ ام مظفر صاحبہ کو آج خفیف افاقہ ہے۔ گھبراہٹ میں بھی کسی قدر کمی ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ رعشہ بھی کچھ زیادہ ہے۔ آج ایک اور ایکسرے ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے

ربوہ ۱۴ نومبر۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آج رات اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولودہ کا نام سلیمہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ عبداللہ نے بخشی حکومت کے ساتھ مصالحت کی پیشکش مسترد کر دی

کشمیر میں فوراً آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے کا مطالبہ

سرینگر ۱۳ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کے معزول وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے بخشی حکومت کے ساتھ مصالحت کی پیشکش مسترد کر دی ہے سرینگر سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ہندوستان کی حکومت نے اپنے آدمیوں کے ذریعے بخشی حکومت کے ساتھ مصالحت کرانے کی پیشکش کی تھی لیکن شیخ عبداللہ نے یہ کہتے ہوئے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ کہ جب تک ہندوستان ریاست کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری پر رضامند نہیں ہوتا۔ اس وقت تک سمجھوتے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا معلوم ہوا ہے کہ پیشکش میں کہا گیا تھا کہ اگر وہ رائے شماری کے ذریعہ کشمیر کا فیصلہ کرانے کا نعرہ ترک کر دیں تو انہیں دوبارہ وزیر اعظم بنا دیا جائے گا۔ اور مقبوضہ کشمیر کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ امداد دی جائے گی۔

سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی مساعی

ضلع شیخوپورہ کے متاثرہ علاقوں میں گرم کپڑوں اور ادویہ کی ترسیل

راولپنڈی (بذریعہ ڈاک) سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی مساعی بدستور جاری ہیں۔ مجلس نے گرم کپڑے جمع کرنے کے علاوہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو بھی طبی امداد کے سلسلہ میں دس روزہ دورے پر ضلع شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں بھجوایا ہے۔ علاوہ ازیں مجلس نے ان کے دورے کے اختتام پر وہاں ایک اور ڈاکٹر صاحب کو بھجوانے کا بھی انتظام کیا ہے۔ تاکہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی جو امدادی پارٹیاں وہاں کام کر رہی ہیں۔ ان کے کام میں سہولت پیدا ہو سکے روزنامہ تعمیر اور نوائے وقت راولپنڈی نے مجلس کی ان امدادی سرگرمیوں کے متعلق اپنے کالموں میں حسب ذیل خبر شائع کی ہے۔

"راولپنڈی ۸ نومبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک ڈاکٹر کو دس روزہ دورہ کے لئے ضلع شیخوپورہ میں بھجوایا ہے۔ ان کے ہمراہ ضروری ادویات۔ سوا چار سو کپڑے (جن میں کمبل گرم کوٹ وغیرہ شامل ہیں) اور دیگر استعمال کی اشیاء بھجوائی گئی ہیں۔ ان کے دورہ کے اختتام پر دوسرے ڈاکٹر کو مزید سامان کے ساتھ بھجوایا جائے گا"

پاکستان میں غداروں کے لئے کوئی جگہ نہیں

میجر جنرل اسکندر مرزا کا بیان

کوئٹہ ۱۴ نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان جناب میجر جنرل سکندر مرزا نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ملک کے دشمنوں کو بے نقاب کریں۔ کل آپ نے اخبار نویسیوں سے گفتگو کے دوران فرمایا پاکستان میں غداروں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ گورنر جنرل کوئٹہ کا مختصر دورہ ختم کرنے کے بعد بذریعہ طیارہ کل کراچی واپس تشریف لے آئے۔

چناب ایکسپریس آج لائلپور سے گذرے گی

محکمہ ریلوے کا اعلان

لاہور ۱۴ نومبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک پریس نوٹ کے مطابق خانیوال شورکوٹ روڈ سیکشن پر ریل گاڑیوں کی آمد و رفت ۱۴ نومبر سے شروع ہو جائے گی۔ یاد رہے دریائے ستلج کے حالیہ عدیم النظیر سیلاب کے دوران عبدالحکیم اور شورکوٹ کے درمیان ریلوے لائن کے پانچ میل لمبے ٹکڑے کو شدید نقصان پہنچا تھا۔

ارجنٹائن میں لونارڈی کی جگہ جنرل آرامبورو نے صدارت کا عہدہ سنبھال لیا

"ملک میں جمہوریت کا جلد از جلد بحال ہونا ضروری ہے" ارجنٹائن کے فوجی حکمران کا اعلان

بوئنس آئرس ۱۴ نومبر۔ ارجنٹائن میں جنرل لونارڈی کی جگہ جنرل آرام بورو نے صدارت کا عہدہ سنبھال لیا ہے جنرل لونارڈی نے صدر پیرون کی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد جنرل آرامبورو کو بری افواج کا چیف آف ارضی مقرر کیا تھا پرسوں سیاسی مشاورتی کمیٹی کے یکدم مستعفی ہو جانے سے جنرل لونارڈی کی حکومت کو شدید بحران کا سامنا کرنا پڑا تھا یہ کمیٹی جو تمام بڑی بڑی پارٹیوں پر مشتمل تھی۔ تین روز پیشتر ہی معرض وجود میں لائی گئی تھی۔ لیکن پرسوں جب جنرل لونارڈی نے وزیر داخلہ پروفیسر ایڈورڈو بوسو کو برطرف کر کے نیشنلسٹ پارٹی کے دو نئے وزیر مقرر کئے تو مشاورتی کمیٹی نے اس اقدام کے خلاف سخت احتجاج کیا اور اس کے سارے ارکان مستعفی ہو گئے یہ سیاسی بحران جنرل لونارڈی کی معزولی اور صدر حکومت کے عہدے پر بری افواج کے چیف آف اسٹاف جنرل آرامبورو کی تقرری پر منتج ہوا ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۸۔۱۹۔۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء کو ربوہ میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

جن مقامات پر مجالس کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کا کام جاری ہے۔ وہاں کی مجالس اپنے کام کو جاری رکھیں اجتماع میں صرف اپنے نمائندے بھجوا دیں۔ کام کو کسی صورت میں بند نہ کریں۔ سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اور ربوہ میں کافی سردی پڑ رہی ہے۔ اسلئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اپنے ساتھ مناسب بستر ضرور لائیں۔ تا سردی کی وجہ سے انہیں تکلیف نہ اٹھانی پڑے

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء

وقت کا اہم تقاضا

ایک گذشتہ مضمون میں ہم نے اس امر پر روشنی ڈالی تھی۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ میں اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے میلان کی جو نشاندہی فرمائی ہے۔ اگر اس کی روشنی میں یورپ کی جدید علمی اور مذہبی کتب کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ان کے ذہنی رجحان میں تبدیلی کا کسی قدر اندازہ ہم خود بھی لگا سکتے ہیں۔ اور محسوس کر سکتے ہیں۔ کہ فی الواقعہ یورپ ذہنی اعتبار سے اب رفتہ رفتہ اسلامی نظریات کی طرف آ رہا ہے۔

یہ تبدیلی بلاشبہ ہمارے لئے خوشکن ہے۔ کیونکہ ہم گذشتہ نصف صدی سے اسی مقصد کے تحت قربانی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور مسلسل اس امر میں کوشاں ہیں۔ کہ مغربی دنیا کسی طرح اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی دل سے قائل ہو جائے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ فی الواقعہ سارا یورپ مسلمان بھی ہو گیا ہے۔ اسے مسلمان بنانے کے لئے ہمیں پہلے سے بھی زیادہ جد و جہد کرنا ہوگی۔ تاکہ ان کی فکری نہج میں تبدیلی سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ یورپ میں اب اسلام کی طرف زبردست میلان پایا جاتا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ان الفاظ میں ہم کو ہمارے فرائض کی طرف بھی توجہ دلائی ہے:۔

"مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر انگریز کے اندر یہ تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم کسی انگریز یا امریکن کو ملو۔ اور وہ اسلام کو برا بھلا کہنا شروع کر دے۔ کیونکہ دو ادب کی دنیا میں نوے کروڑ عیسائی ہیں اور میں صرف درجنوں سے ملا ہوں۔ پس ان میں دشمن بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ مجھے ملے ہیں۔ وہ بھی کل تک اسلام کے دشمن تھے۔ مگر اب ان کے اندر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ **اس تبدیلی کو وسیع کرنا اور اس تبدیلی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔"**

ان حالات میں جبکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری حقیر قربانیوں اور تبلیغی جد و جہد کو قبول فرما کر ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ اب وہ قربانیاں پھل لائیں۔ ہمارا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے۔ کہ ہم اس بات کی پوری کوشش کریں۔ کہ فصل پکنے سے پہلے خراب نہ ہونے پائے۔ فصل بوتے وقت اتنے آدمیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جتنے زیادہ آدمی فصل کو کاٹتے وقت درکار ہوتے ہیں۔ پس حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ ہم اب پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کریں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ قربانی کی روح کو زندہ رکھتے چلے جائیں۔

آج مغربی دنیا ایک مادی تہذیب کے پیدا کردہ حالات سے پریشان ہو کر آسمانی ہدایت کا کس بے تابی سے انتظار کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ برطانیہ کے شہرۂ آفاق مفکر و مورخ آرنلڈ جے ٹوئن بی کے حسب ذیل الفاظ سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"تہذیبیں عروج بھی پکڑتی ہیں۔ اور زوال پذیر بھی ہوتی ہیں۔ اگر ایک تہذیب گرتی ہے۔ تو دوسری آگے بڑھ کر اس کی جگہ لے لیتی ہے۔ لیکن عروج و زوال کے اس تسلسل میں تہذیبی ارتقاء کے مقصد سے بھی ایک بالاتر مقصدیت ہر آن آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہوتی ہے۔ قدرت کا منشاء کچھ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تہذیبوں کے ناکام ہو جانے کی وجہ سے مصائب و مشکلات کا جو دور شروع ہوتا ہے۔ اور اس دور کے پُرمحن حالات سے انسان جو سبق سیکھتا ہے۔ وہ سبق ہی اس کے لئے ترقی کا اصل ذریعہ بنے۔ ابراہیمؑ ایک دم توڑتی ہوئی تہذیب کے مہاجر تھے۔ دوسرے انبیاءؑ بھی ایسے وقت میں ہی آئے۔ کہ جب ایک نہ ایک تہذیب اپنے انجام کو پہنچ کر ختم ہو رہی تھی۔ عیسائیت نے بھی مصائب و آلام کے اس دور میں جنم لیا۔ جو یونانی اور رومی تہذیب کے انحطاط کی وجہ سے رونما ہوا تھا۔ سوال یہ ہے کہ موجودہ **دور میں بھٹکنے والے لوگوں کے لئے بھی کوئی روحانی روشنی ظہور میں آئیگی** جو ان جلاوطن یہودیوں کے مثیل ہیں۔ جن کے لئے جلاوطنی کے پُرمحن دور میں بابل کے دریاؤں نے بہت سے انکشافات کئے تھے۔ (مراد انبیاء بنی اسرائیل اور ان کے مکاشفات سے ہے۔ ناقل) اس سوال کا جواب خواہ وہ کچھ ہی ہو۔ فی الوقت دنیا پر چھائی ہوئی مغربی تہذیب کے نامعلوم انجام سے بھی کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔"

(Civilization on Trial by Toynbee P. 15)

مسٹر ٹوئن بی مغربی دنیا کے نہایت بلند پایہ مفکر و مورخ ہیں۔ انہوں نے مندرجہ بالا اقتباس میں بتایا ہے۔ کہ ازمنۂ گذشتہ میں جب بھی مادی تہذیبوں کی وجہ سے ایسے فسادِ عظیم کی بنا پڑی۔ کہ جس پر قابو پانا انسانی طاقت سے باہر ہو گیا۔ تو کسی نہ کسی رنگ میں آسمانی اور روحانی روشنی کا ظہور ہوا۔ جس نے انسانوں کو سیرت سازی کے اوصاف سے متصف کر کے ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اور وہ صراط مستقیم پر گامزن ہو کر امن و عافیت سے ایک بار پھر ہمکنار ہو گئے۔ اس کے بعد مسٹر ٹوئن بی نے موجودہ دنیا کے ان پریشان کن حالات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو مغرب کی مادی تہذیب کی وجہ سے رونما ہوئے ہیں۔ اور بتایا ہے کہ آج روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کی وہی حالت ہے۔ جو دورِ اسیری میں بنی اسرائیل کی تھی۔ ان حالات میں مغربی تہذیب کے انجام سے بھی زیادہ اہم یہ بات ہے۔ کہ اس وقت بھی کوئی نہ کوئی ایسی آسمانی روشنی ظاہر ہو۔ کہ جو دنیا کو ایک بار پھر امن و سلامتی کی راہ پر گامزن کر دے۔

مسٹر ٹوئن بی کے ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یورپ کا علمی طبقہ مغربی تہذیب کی بے بسی سے مایوس ہو کر آسمانی روشنی کا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہا ہے۔ چونکہ مغربی تہذیب عیسائیت کے دنیوی عروج کے بعد ہی معرض وجود میں آئی تھی۔ اس لئے یورپی اقوام غیر شعوری طور پر عیسائیت سے بدظن ہوتی جا رہی ہیں۔ اور یہی چیز بالآخر ان کی توجہ کو اسلام کی طرف پھیرنے کا موجب بنی ہے۔ اس خدا نے جو ہمیشہ ہی ایسے کٹھن وقتوں میں اپنے بندوں کی ہدایت کا سامان کرتا رہا ہے۔ اس زمانے میں بھی اپنے ایک فرستادہ کو مبعوث کیا ہے۔ تاکہ وہ بھٹکی ہوئی مخلوق کو اسلام کے نور کی طرف بلائے۔ اور اس طرح انہیں لاینحل مسائل کی دلدل سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کرے۔

ان حالات میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم یورپ کے کونے کونے میں پہنچ کر وہاں کے متلاشیانِ حق کو بتائیں۔ کہ خدا انہیں بھولا نہیں۔ اس نے اپنی قدیم سنت کے مطابق موجودہ پُرمحن دور میں بھی روحانی روشنی ظاہر کی ہے۔ اس روشنی کی مدد سے آؤ۔ اور اسلام کی صداقت کو پہچانو۔ اور ایمان و یقین کی دولت سے مالامال ہو کر اپنے آپ کو ایک مادی تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں سے بچاؤ۔

آج اپنے عمل سے احمدی ہونے کا ثبوت بہم پہنچانے کا یہی طریق ہے۔ کہ ہم وقت کے اس اہم تقاضا کو پورا کریں۔ اور اس کی خاطر جو قربانی بھی کرنی پڑے۔ اس سے جی نہ چرائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے یورپ کے حالات اور وہاں کے باشندوں کی ذہنی کیفیت کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد مالی قربانی میں کئی گنا اضافہ کرنے کی کوشش اور وقف کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی جو تلقین فرمائی ہے۔ وہ انشاءاللہ مستقبل قریب میں ایک عظیم روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہونے والی ہے۔ یہ انقلاب مغرب میں اسلام اور احمدیت کی فتح پر منتج ہوگا۔ مبارک ہیں وہ جو اس انقلاب کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے میدان میں نکلتے اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ

بتاریخ ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ و ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ۔ زعماء صاحبان انصار اللہ اپنی اپنی مجالس انصار اللہ کے نمائندگان کو مطلع کر دیں۔ کہ وہ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار رہیں۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی کارروائی ۱۸ نومبر بروز جمعہ بوقت ۹ بجے صبح شروع ہو جائیگی انشاءاللہ۔ نمائندگان کا بروقت ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔ انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام جو ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے اخبار الفضل میں پہلے شائع ہو چکا ہوا ہے۔ حتی الوسع وہی رہے گا۔ صرف حالات پیش آمدہ کی بناء پر تاریخ بجائے ۲۸-۲۹ اکتوبر کے ۱۸-۱۹ نومبر میں تبدیل کر دی گئی ہے

سردی کا موسم ہے نمائندگان موسم کے لحاظ سے بستر ساتھ لیتے آئیں

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں ہمارے مجاہدین کی کامیاب تبلیغی مساعی

۲۲ افراد کا قبولِ اسلام، پریس کا قیام، ایک الوداعی پارٹی۔ تبلیغی و تربیتی دورے

سیرالیون کے احمدیہ مشن کی رپورٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۵۵ء

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سیکرٹری سیرالیون مشن)
(بتوسط وکالت تبشیر)

جولائی ۱۹۵۵ء سیرالیون مشن کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جس میں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں اپنا پریس خریدنے اور قائم کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ موجودہ ترقی یافتہ دنیا میں جو اہمیت پریس یا اخبار کو حاصل ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ یہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ساتھ اپنے افکار و خیالات کی صحیح ترجمانی اپنوں اور بیگانوں میں بآسانی ہو سکتی ہے۔ قومی اور ملی ترقی میں پریس اور اخبارات کا بہت حد تک دخل ہے سیرالیون مشن ابھی تک اس معاملہ میں پیچھے تھا۔ اور اس کے پاس کوئی پریس یا اخبار نہیں تھا جس سے وہ اپنی آواز اپنوں اور بیگانوں میں بآسانی پہنچا سکتا۔ اسے بھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس ماہ یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ اپنا پریس جاری کر سکے۔ گو اس مشن کی طرف سے ایک پندرہ روزہ اخبار ماہ مئی ۱۹۵۵ء سے "افریقن کریسنٹ" (The African Crescent) کے نام سے جاری ہو چکا تھا مگر اس کی طباعت و اشاعت میں مختلف قسم کی روکاوٹوں اور دقتوں سے مشن کو دوچار ہونا پڑتا تھا جس سے نہ صرف ہمارا اخبار ہی وقت پر نہیں نکل سکتا تھا۔ بلکہ اخراجات میں گوناں زیادتی ہوتی تھی۔ سو اس وقت کے پیش نظر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کی تعمیل میں یہ پریس مشن کے ہیڈ کوارٹر "بو" میں مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی یادگار میں "نذیر مسلم پریس" کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ جس پر ہمارے اخبار کا ایک نمبر طبع ہو چکا ہے۔ گو ابتدا میں ابھی پریس کے لئے مکمل سامان کے مہیا نہ ہونے اور اسے چلانے کے لئے کسی مناسب کارکن کے نہ ملنے کی وجہ سے کام پوری باقاعدگی سے جاری نہیں ہو سکا مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ پریس سیرالیون میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں ایک نئے باب کے آغاز کا موجب ہوگا۔

نومبائعین

اس ماہ کے دوران میں جملہ مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے بو، [illegible] جانا اور کنیما کے علاقہ میں ۲۲ افراد بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے جن میں دو تعلیم یافتہ عیسائی نوجوان تھے جو کہ اب خدا کے فضل سے اسلام قبول کر چکے ہیں۔ بلکہ [illegible]

دلچسپی سے نماز وغیرہ کے سبق لے رہے ہیں اور اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔

ایک الوداعی پارٹی

پیراماؤنٹ چیف الحاجی الکامی سوری جنرل پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون جو فریضۂ حج کی ادائیگی اور شعائر اللہ کی زیارت کے لئے دوسری دفعہ ارض مقدسہ مکہ مکرمہ میں تشریف لے جا رہے تھے۔ ان کے اعزاز میں فری ٹاؤن میں بو مشن اور فری ٹاؤن مشن کی طرف سے ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ پارٹی سے دو دن قبل مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و مبلغ انچارج پروٹیکٹوریٹ اور خاکسار نے فری ٹاؤن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار ڈیلی میل کے ایڈیٹر و نمائندگان اور یوروپین مینیجروں سے الحاجی صاحب موصوف کا انٹرویو کروایا۔ ہونے والی الوداعی پارٹی اور ان کے سفر کی اغراض و مقاصد اور احمدیت سے ان کے تعلق سے انہیں آگاہ کیا۔ یہ تفصیل بمعہ فوٹو اخبار میں شائع ہوئی۔ اگلے دن شام کو فری ٹاؤن دار التبلیغ میں پارٹی ہوئی۔ جس میں وزیر مواصلات آنریبل مصطفیٰ سنوسی، مسٹر ڈوری آڈیٹر گورنمنٹ، سیکرٹری کونسل الحرازم، مسٹر عبداللہ ٹیس چیف کلرک ریلوے کمیٹی چیف اور چند مالکی علماء کے علاوہ بعض اور معززین شہر بھی شریک ہوئے۔ جہاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج بو مشن، مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل اور مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغین سلسلہ کے علاوہ مدعوئین حضرات میں سے بھی بعض نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور الحاجی صاحب موصوف کو ان کے اس مبارک سفر پر خراج تحسین پیش کرنے کے علاوہ احمدیہ مبلغین اور جماعت کی اسلامی خدمات اور تعلیمی کام کو سراہا۔ آنریبل مصطفیٰ سنوسی وزیر مواصلات و ٹرانسپورٹ نے اپنے بیان میں اس امر پر خاص زور دیا کہ ہمیں اسلام کی ترقی اور عروج کے لئے جو ایک یقینی اور قطعی امر ہے باہم متحد و متفق ہو کر کام کرنا چاہیئے اور اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں تفرقہ اندازی کو یکہ قلم مٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مسلمانوں کو تعلیمی میدان میں ترقی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ خصوصاً مسلمان عورتوں کو تاکہ ان کے ذریعہ نہ صرف آئندہ نسل کی تربیت و اصلاح میں فائدہ حاصل ہو بلکہ تعلیمی لحاظ سے ہر امر قوم کے لئے بہت مفید ثابت ہو۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے وزیر صاحب موصوف نے مزید کہا کہ گو میں احمدی نہیں ہوں اور ابھی تک پرانے طریقہ کا پابند ہوں۔ مگر یہ حقیقت ہے جس کا چھپانا ناشکری ہوگی کہ مذہبی اور تعلیمی میدان میں جس رنگ میں احمدیت مسلمانوں کی خدمت اور رہنمائی کر رہی ہے اس کی مثال مسلمانوں کے کسی اور فرقہ میں ڈھونڈنے سے نہیں ملے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذریعہ اسلام میں دوبارہ زندگی اور تازگی کی روح پیدا ہوتی نظر آ رہی ہے۔ آخر میں الحاجی صاحب موصوف نے تمام مبلغین اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

مختلف حلقہ جات کے مبلغین کی تبلیغی مساعی

جملہ مبلغین سیرالیون دوران ماہ میں حسب سابق اپنے اپنے حلقہ میں پوری تندہی اور محنت سے خدمات دینیہ اور اشاعت اسلام میں مشغول رہے جن کی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حلقہ بو

بو ہیڈ کوارٹر میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جملہ مرکزی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ بو احمدیہ سکول کی عمارت کا جدید حصہ ابھی تک نامکمل تھا۔ حکومت کے مطالبہ کے پیش نظر اس کی تکمیل نیز پرانے حصہ کی مرمت کے سلسلہ میں آپ محکمہ تعلیم کے افسران ضلع اور پراونشل ایجوکیشن آفیسر وغیرہ سے مل کر اس امر کے لئے گرانٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جس میں ایک حد تک خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کامیابی ہوئی۔ اور ابھی مزید خط و کتابت جاری ہے

بو مشن کے اردگرد ایک وسیع قطعہ زمین ابھی تک جنگل سے اٹا پڑا تھا۔ اس کی صفائی کی طرف آپ نے خاص توجہ کی۔ تاکہ وہ زمین مناسب رنگ میں مشن اور سکول کے استعمال میں لائی جا سکے۔ کچھ حصہ میں آپ نے مزید یکصد کافی (Coffee) کے درخت بھی لگوائے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ قریب عرصہ میں مشن کے لئے مالی لحاظ سے کافی حد تک ممد و معاون ثابت ہو سکیں گے۔

شروع جولائی میں آپ کو اخبار افریقن کریسنٹ کی طباعت کے سلسلے میں فری ٹاؤن کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ وہاں اپنا پریس خریدنے کے سلسلے میں مختلف اخبارات کے مینیجروں، ایڈیٹروں اور گورنمنٹ پرنٹرز سے مل کر حالات کا جائزہ لیا۔ اور مناسب قیمت پر پریس حاصل کرنے کی کوشش کی۔ نیز وزیر مواصلات آنریبل مصطفیٰ السنوسی اور ایک دو وکیلوں سے بھی ملے۔ جنہوں نے اس معاملہ میں کافی مدد فرمائی۔ آخر خدا تعالیٰ کے فضل سے مولوی صاحب ایک پریس خریدنے میں کامیاب ہو گئے جو وہاں سے بو لایا گیا۔ اور جس کی فٹنگ کا کام مکرم قاضی مبارک احمد صاحب نے بخوبی سرانجام دیا۔ مکرم مولوی صاحب افریقن کریسنٹ کے لئے مضامین تیار کرنے . . . . کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی خطوط کے جواب بھی ارسال کرتے رہے۔ جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔

مکرم ملک خلیل احمد صاحب اختر بھی بو مرکز میں مکرم امیر صاحب کے ساتھ جملہ امور میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ اور سکول کی نگرانی و اساتذہ کے کام کی دیکھ بھال کا کام بھی بخیر و خوبی سرانجام دیتے رہے۔ عید الاضحیٰ پڑھانے کے لئے ملک صاحب کو ماجیبو بھیجا گیا۔ اور وہاں سے باڈو اور ملاما کی جماعتوں کی مناسب تربیت و اصلاح کے بعد حسب پروگرام ایک ہفتہ عشرہ کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ باڈو میں آپ نے ایک پبلک لیکچر دیا اور حاضرین پر اسلام اور احمدیت کی صداقت کو بدلائل واضح کیا اور انفرادی طور پر بھی مختلف مذاہب اور محکموں سے تعلق رکھنے والے اصحاب تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت حاصل کی

حلقہ بواجیبو

مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد انچارج حلقہ بواجیبو تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے بواجیبو کے علاوہ دو اور جماعتوں [illegible] اور باڈوما کا دورہ کیا۔ ہر دو مقامات پر پبلک لیکچروں اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ نیز تقسیم لٹریچر سے صداقت سے بے بہرہ روحوں کو راہ راست پر لانے کی جدوجہد فرماتے رہے جس کے نتیجہ میں دو اصحاب کو بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے عید الاضحیٰ باڈوما میں پڑھائی۔ یہاں قریب کی دو اور جماعتوں کے اصحاب بھی اکٹھے ہو گئے اور ایک معقول تعداد غیر احمدی احباب کی بھی شریک نماز ہوئی جس سے آپ کو نہ صرف اجتماعی طور پر احمدی دوستوں کی تربیت و اصلاح کا موقع حاصل ہوا بلکہ غیر از جماعت اصحاب تک پیغام حق پہنچانے کا زریں موقعہ بھی نصیب ہوا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف بواجیبو میں درس و تدریس کے ذریعہ نیز خطبات جمعہ میں جماعت کی تربیت و اصلاح بھی فرماتے رہے۔

یہاں یہ بتانا بھی غیر مناسب نہیں ہوگا کہ باڈوما میں گو جماعت کی تعداد زیادہ نہیں مگر وہاں ایک دوست پا قاسمو جو اس ریاست میں سیکشن چیف کی حیثیت رکھتے ہیں نہایت مخلص اور دیندار ہیں۔ انہوں نے گذشتہ دنوں یکصد پاؤنڈ نقد برائے چندہ پریس مشن کو ادا کیا۔

اور اب اپنے ذاتی خرچ پر وہاں مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرماتے ہوئے مزید قربانیوں اور ایثار کی توفیق عطا فرمائے۔

حلقہ مگبورکا

اس ماہ خاکسار کو چونکہ روکوپر کے علاقہ میں دورہ پر جانا تھا۔ لہٰذا خاکسار کی عدم موجودگی میں سکول اور مشن کی نگرانی کے لئے بو سے مکرم قاضی مبارک احمد صاحب یہاں تشریف لائے اور پورا ماہ عربی سکول میں باقاعدگی سے پڑھانے کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ اور شہر کے معززین اور دیگر اصحاب سے ملاقاتوں کے ذریعہ نہ صرف فریضہ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ بلکہ سکول میں طلباء کے اضافہ کے لئے بھی کوشاں رہے چنانچہ آپ کی کوشش سے پانچ مزید طلبا سکول میں داخل ہوئے۔ گورنمنٹ سنٹرل سکول و ٹریننگ کالج کے طلباء جو وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس آتے رہے۔ ان سے آپ کو تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ اور مزید تحقیق کے لئے سلسلہ کا لٹریچر بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا جماعت کی تربیت و اصلاح کے لئے روزانہ صبح و شام قرآن کریم۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا درس جاری رہا۔ نیز یہاں کی احمدیہ مسجد کی مرمت کے سلسلہ میں آپ نے احباب جماعت سے قریباً ایک صد پچاس پونڈ تک کے وعدے لئے۔ جس سے انشاء اللہ تعالیٰ قریب عرصہ میں پرانی مسجد کی جگہ ایک نئی پختہ عمارت تعمیر کی جائے گی۔

ایک جمعہ کو آپ ماٹوٹو کا تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت کے اصحاب کی تربیت و تعلیم کے علاوہ آپ نے ایک پبلک لیکچر بھی دیا۔ جس میں ریاست کے وزیر اور دیگر اکابرین بھی شریک تھے۔ لیکچر میں آپ نے احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کی علامات اور صداقت کی وضاحت کی۔ نیز بعض افراد کو انفرادی ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی۔ اس کے علاوہ مکرم قاضی صاحب مگبورکا مشن کی صفائی اور مرمت کے سلسلہ میں روزانہ ایک گھنٹہ صرف کرتے رہے۔

حلقہ روکوپور

خاکسار مگبورکا عربی سکول اور مشن کا چارج مکرم قاضی مبارک احمد صاحب کے سپرد کرتے ہوئے ۲۷ر جون ۵۵ء کو روکوپور روانہ ہوا۔ راستہ میں لانچ کے انتظار اور مشن سے متعلقہ بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے چند یوم فری ٹاؤن میں قیام کرنا پڑا۔ جہاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج کے ہمراہ پریس کی خرید کے ضمن میں فری ٹاؤن کے روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات کے منیجروں اور ایڈیٹروں سے ملاقات کی۔ اور وزیر مواصلات مسٹر مصطفیٰ سنوسی نائب وزیر اعلیٰ اور بعض دیگر اکابرین شہر سے مل کر پریس خریدنے کی کوشش کی۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

۲ر جولائی کو خاکسار روکوپر پہنچا۔ اور وہاں سکول کا معائنہ کیا۔ اساتذہ کے کام کا جائزہ لیا۔ اور ان کے رجسٹرز اور حسابات وغیرہ کی چیکنگ کی۔ جماعت کے ممبران کو بھی ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور مسجد احمدیہ روکوپر کے لئے پوری ہمت اور کوشش سے چندہ جمع کرنے کی تلقین کی۔ چند یوم وہاں قیام کے بعد ضلع کے ہیڈ کوارٹر کامبیا کا سفر اختیار کیا۔ جہاں ڈسٹرکٹ کمشنر ڈسٹرکٹ کونسل کے سیکرٹری۔ پیراماؤنٹ چیف بائی فرماناس اور ایجوکیشن بورڈ کے بعض ممبران سے انفرادی طور پر ملاقات کی۔ اور احمدیہ سکول روکوپر کے لئے ضروری اور فوری سامان کے حصول کی کوشش کی۔ نیز مسجد احمدیہ روکوپر کے لئے بعض ذی ثروت اصحاب سے چندہ بھی وصول کیا۔

اس کے بعد روکوپر کے گردونواح کی چار اور ریاستوں کا دورہ کیا۔ جہاں پیراماؤنٹ چیفس اور ریاست کے دیگر اکابرین اور بااثر علماء سے مل کر تبادلۂ خیالات کیا۔ بعض مقامات پر اجتماعی لیکچرز بھی دینے کا موقع ملا۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام سے حتی المقدور حاضرین کو روشناس کرنے کی کوشش کی۔ نیز اسلامی تعلیم کی خوبیوں اور اس کے قوانین کی فوقیت اور افضلیت کی وضاحت کی۔ لیکچرز کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا جاتا رہا۔ جن میں بعض اصحاب استفسارات کرتے۔ اور خاکسار کی طرف سے ان کے جوابات عرض کئے جاتے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم ہوتا رہا۔

جیسے کہ گذشتہ ششماہی رپورٹ میں ہم نے عرض کی تھی۔ کہ روکوپر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے ابتداءِ سال میں ایک مکان ایک سو تیس پونڈ میں خریدا گیا تھا۔ مگر یہ رقم اس وقت یکمشت ادا نہ ہو سکی تھی۔ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج صرف ساٹھ پاؤنڈ کی رقم اس علاقہ سے جمع کر کے مالک مکان کو ادا کر کے واپس تشریف لے آئے تھے۔ بقیہ ستر پاؤنڈ کی رقم ابھی تک قابل ادا تھی۔ خاکسار نے اس دورہ میں اس علاقہ کے پیراماؤنٹ چیفوں شامی تجار اور دیگر ذی ثروت احباب سے مل کر مسجد احمدیہ روکوپر کے لئے مالی تعاون کی اپیل کی۔ جس پر گو بعض اصحاب کی طرف سے مخالفت کا اظہار بھی ہوا۔ مگر اکثریت کو خدا تعالیٰ نے اس کارِ خیر میں حسب توفیق حصہ لینے کی طاقت بخشی۔ اور پینتالیس پونڈ کی رقم وصول ہونے کے علاوہ کچھ وعدے بھی ہوئے۔ جن کو شامل کرتے ہوئے کل رقم قریباً ایک صد پونڈ تک پہنچ جاتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جمع شدہ رقم سے مالک مکان کو ادا کر دی گئی ہے۔ اور باقی انشاء اللہ معاہدہ کے مطابق دسمبر یا جنوری ۱۹۵۶ء میں ادا کر دی جائیگی۔ ارادہ تو تھا کہ مسجد کا نقشہ وغیرہ ہم ابھی سے تیار ہو جائے۔ مگر زمین پر کامل قبضہ حاصل نہ ہونے کی نیز ان ایام میں بارشوں کی کثرت کی وجہ سے اس معاملہ میں کچھ تاخیر واقع ہو گئی ہے۔ مگر امید ہے انشاء اللہ العزیز نومبر یا دسمبر تک مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو سکے گا۔

نوجوانان احمدیت کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کا ایک اہم ارشاد

مورخہ ۱۱/۸/۵۵ کو قیام لاہور کے دوران میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عاجز کو ارشاد فرمایا۔ کہ نوجوانوں کو یہ تحریک کی جائے۔ کہ وہ تقویٰ اور عبادت پر خاص طور پر زور دیں۔ اور اتنی عبادت کریں کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں۔ اور ان پر الہام نازل ہونا شروع ہو جائے۔

پس میں ان مختصر الفاظ کے ساتھ نوجوانوں کو حضور کا پیغام پہنچاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ نوجوان اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں اسلئے جو نوجوان اس وقت حضور کے ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ یقیناً ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے۔ اور وہ اپنے رب کو اپنے قریب پائیں گے۔ (انشاء اللہ) امید ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ بھی اس طرف خاص اور فوری توجہ دیں گی۔

(خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خاص توجہ کے لئے

ہر خادم کے لئے فارم رکنیت خدام الاحمدیہ پُر کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں جملہ مجالس کو ایک عرصہ سے یہ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن امسال اس وقت تک صرف حسب ذیل مجالس کی طرف سے پُر شدہ فارم موصول ہوئے ہیں:۔

مجلس ربوہ ۳۰۔ احمد نگر ۲۱۔ چنیوٹ ۲۱۔ جہلم ۱۹۔ پیر کوٹ ثانی ۱۷۔ اکال گڑھ ۶۔ چوہڑ کانہ ۱۳۔ چک ۵۶۵ گ ب ۸۔ گکھڑ ۴۔ چک چہور ۱۱۷ ۱۱۔ خوشاب ۱۸۔ حسن پور ۲۔ کوئٹہ ۴۔ مگھیانہ ۵۔ ملتان شہر ۷۔ وزیر آباد ۶۔ مردان ۹۔ سانگلہ ہل ۱۲۔ دنیا پور ۱۰۔ روہڑی ۴۔ کنری ۴۔ نورنگ ۱۰۔ موہنکے چیمہ ۴۔ کرتو ۱۰۔ جڑانوالہ ۳۔ چک ۹۹ شمالی ۳۔ شہر نوکوٹ ۸۔ تہال ۴۔ چک ۹ پنیار ۵

جملہ قائدین کرام اپنے اپنے حلقہ میں پڑتال کر کے ایسے تمام اراکین سے یہ فارم پُر کروا کے دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ جنہوں نے ابھی تک پُر نہ کئے ہوں۔ کوشش کی جائے کہ کوئی خادم رہ نہ جائے۔

(۲) شعبہ تجنید کا ریکارڈ باقاعدہ اور مکمل رکھنے کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا جائے۔ جس میں تمام اراکین کے اسماء مع کوائف درج ہوں۔ وقتاً فوقتاً جو نئے اراکین شامل ہوں۔ ان کے نام بھی اس میں درج کئے جائیں۔ اور جو کسی اور مجلس میں چلے جائیں۔ ان کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے اور ہر دو صورتوں میں مرکز کو بھی اطلاع دی جائے۔

(۳) جملہ خدام کی اس طور پر حزب وار تنظیم کی جائے۔ کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس کی ایک کاپی مرکز میں بھجوا دی جائے۔ (مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

نظارت ہذا میں احباب کی طرف سے متعدد خطوط آ چکے ہیں۔ کہ ان کے لئے جلسہ سالانہ کے ایام میں رہائش کے لئے بندوبست کیا جائے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت دعوت و تبلیغ کے سپرد مہمانوں کی رہائش کا کام نہیں ہے۔ آئندہ ایسے خطوط افسر صاحب جلسہ سالانہ کے پتہ پر ارسال فرمائے جائیں۔ اب تک جس قدر خطوط آئے ہیں۔ وہ سب افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

درخواست دعا:۔ میاں فضل کریم صاحب سیالکوٹی حال مقیم اندرون موچی گیٹ لاہور عرصہ دو ماہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب انکی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ قریشی عبد القادر اعوان درویش ۹ قادیان (انڈیا)

تربیّتِ اطفال کا مسئلہ

(از بیگم صاحبہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر لاہور)

بظاہر یہ مسئلہ جتنا آسان معلوم ہوتا ہے اتنا ہی نتائج کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دنیا کی بیشتر اقوام ترقی کے راستہ پر گامزن ہیں۔ مگر بدقسمتی سے ہمارا ملک ابھی تک بہت پیچھے ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو صحیح تربیت نہیں دیتے اور یہی بدقسمتی بڑے ہوکر بھی ان کا ساتھ دیتی ہے۔ اور ان میں ترقی کرنے کی صلاحیت ہی پیدا نہیں ہونے دیتی

اگر بچوں کے عادات و اخلاق و نقائص پر غور کیا جائے۔ تو بعض اوقات یہ نقائص کسی عصبی یا دماغی مرض کی ابتدائی علامات بھی ثابت ہوتی ہیں۔ لہٰذا اطباء کرام کو بھی اپنے فرض سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس مسئلہ کی طرف توجہ دے کر قوم اور ملک کی خدمت میں حصہ لینا چاہیئے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اخلاقی نقائص وراثت میں آتے ہیں۔ اگرچہ دس فی صدی یہ بات بھی درست ہے مگر اس کا نوے فی صدی انحصار خود طرز تربیت پر ہے۔ بچہ کی شخصیت عادات و اطوار اس کے ذاتی تجربہ پر نہیں بنتے۔ بلکہ اپنے ماحول اور گرد و پیش کے حالات سے وہ متاثر ہوتا ہے پھر جو کچھ اپنے گرد و پیش ہوتے دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ اس کا دماغ اس کا ایک چربہ اپنے اندر محفوظ کر لیتا ہے اسی وجہ سے بارہا دیکھا گیا ہے کہ بچہ کے ابتدائی کھیل ہمیشہ اپنے ماں باپ کی زندگی کا چربہ ہوتے ہیں۔

ایک بچہ جو ایک منظم باقاعدہ اور محفوظ گھر میں پرورش پاتا ہے۔ اس میں بھی اکثر یہ اوصاف موجود ہوتے ہیں۔

وہ گھر جس میں شک، تلوّن مزاجی اور بے اعتمادی بچے کے گرد و پیش رہی ہو۔ اس گھر کا بچہ دوکھا، جلد باز اور بد اعتماد ہوگا۔ اور اپنی زندگی کا کوئی مستقل پروگرام نہیں بنا سکے گا

بعض بچوں میں چڑچڑا پن وراثتاً آتا ہے لیکن ابتدائی تاثرات بھی بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ سب سے پہلے معلوم کیا جائے کہ بچہ کے ابتدائی چند ہفتوں یا مہینوں میں اس کا ماحول پرسکون رہا تھا یا پریشان کن بچہ سے اظہار محبت و شفقت کیا گیا تھا۔ یا لاپرواہی برتی گئی تھی۔

لاپرواہی بچوں کے دماغ میں برے نقوش چھوڑ جاتی ہے یہ بہت ضروری ہے کہ بچہ کے ماحول کو اس نظر سے دیکھا جائے جس نظر سے اس کا ننھا دماغ محسوس کرتا ہے۔ مثلاً ایک اندھیرا کمرہ بالکل خالی ہے۔ مگر بچہ اس میں ڈرتا ہے۔ آپکا پختہ دماغ تو اصل حقیقت کو جانتا ہے۔ مگر بچہ کا ننھا تخیل اس میں وہ ڈراؤنی اور مہیب چیزیں بھر دیتا ہے۔ جو آپ نے وقتاً فوقتاً اس سے اپنی مرضی کا کام کروانے کے لئے اس پر ظاہر کی تھیں۔ اور قدرتی طور پر بچہ کے تخیل پر یہ چیزیں مسلط ہو جاتی ہیں۔ جن کو وہ اندھیرے میں یا اکیلے میں محسوس کرتا ہے۔ بچہ کی عادتیں مادی اور حقیقی نہیں ہوتیں۔ بلکہ نفسیاتی اور جذباتی ہوتیں ہیں۔ اسلئے بچہ کو ڈرانے سے بالکل احتراز کرنا چاہیئے۔ اس سے بچہ ہمیشہ کے لئے ڈرپوک اور بزدل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کو عصبی امراض آگھیرتے ہیں۔ قدرتی طور پر ہر بچہ میں اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کا شوق ہوتا ہے اگر بچہ بول نہیں سکتا تو وہ روتا اور چیختا ہے اور اگر بولنے کے قابل ہوتا ہے تو والدین سے جو بچوں کی لغت ہیں۔ سوالات کی بھرمار کر دیتا ہے ایسے موقع پر بچہ کو ڈانٹنا نہیں چاہیئے۔

اکثر بچے شور بہت مچاتے ہیں۔ ہر چیز کو چھیڑتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان میں طفلانہ تجسس زیادہ ہونے کے باعث دماغ میں ذہنی قوتوں کا اجتماع [illegible] ہے۔ جن کو خرچ کرنے کی صلاحیت بچہ میں موجود نہیں ہوتی تو وہ چیخوں پکار سے اور چیزوں کو ہلا جلا کر اپنی قوتوں کو صرف کرتا ہے۔ ایسے بچے غیر معمولی ذہین اور عقلمند ثابت ہوتے ہیں۔ اور جوں جوں وہ عمر میں بڑھتے جاتے ہیں۔ اور بولنے چالنے لگتے ہیں۔ ان کی یہ عادت کم ہوتی جاتی ہیں۔ اور ان میں ذوق و تفتیش کا مادہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ایسے بچوں کے ذوق کو روکنا بڑی غلطی ہے ان کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔

بچوں کی افتاد طبع اگر ان سے کوئی کام کرواتی ہے۔ تو اگرچہ وہ مہمل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی قابل ستائش ہونا چاہیئے تاکہ بچہ کی ہمت افزائی ہو ہمارے ملک میں بجائے ہمت افزائی کے بچہ کو ڈانٹ دیا جاتا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ بچہ کی فطری غیرت اور افتاد طبع مردہ ہو جاتی ہے۔ اور بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی کوئی کام اکیلے کرنے میں ہمت نہیں باندھتا اور اس قسم کا انسان ہر کام میں ناکام رہتا ہے

بچوں میں مجرمانہ خصائل ایک بالکل ہی الگ چیز ہے اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ایسے بچے عصبی مزاج کے ہوتے ہیں۔ اور ان سے بالکل اتفاقیہ طور پر یہ حرکات سرزد ہو جاتی ہیں ایسے بچوں میں خوف اور پریشانی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ بچے غیر معمولی نظر آتے ہیں۔ ایسے بچوں کی عادات تھوڑی توجہ دینے سے ٹھیک ہو جاتی ہیں بعض بچے بظاہر بالکل معمول کے مطابق نظر آتے ہیں۔ مگر ان پر کسی وعظ و نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ سرزنش اور تنبیہہ بھی ان کے لئے بیکار ثابت ہوتی ہے۔ ایسے بچے اگرچہ ذہین ہوتے ہیں۔ مگر کام کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں نہیں ہوتے۔ زیادہ تر خاموش اور الگ تھلگ اور نگاہیں چراتے رہتے ہیں۔

اس قسم کی عادات کی ابتداء تقریباً بہت ہی ابتدائی تاثرات سے ہوتی ہے یہ طبعی حالات سے انحراف تقریباً زندگی کے بالکل ابتدائی ایام میں پیدا ہوتا ہے۔ اخلاق اور اطوار کا جو چربہ اس وقت بچہ کے دماغ پر پڑتا ہے۔ اس کے نقوش ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے مجرمانہ خصائل کے عادی بچوں کی ہسٹری اگر معلوم کی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ ان کی تربیت انتہائی لاپرواہی سے کی گئی ہے۔ اور یہ وہ بچے ہیں جو صبح سے شام تک گلیوں اور سڑکوں کا چکر لگاتے رہے ہیں۔

بچہ میں جھوٹ بولنے کی عادت اکثر دو موقعوں پر ہوتی۔ یا تو کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے جبکہ بچہ کو یقین ہو کہ بغیر دھوکہ دیئے یا جھوٹ بولے اس چیز کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرے کسی سزا سے بچنے کے لئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ کی مرغوب طبع چیز اگر اسکو دینے کی نہ ہو تو اس سے چھپالی جاتی ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک دفعہ بچے کو چیز دکھا دی جائے۔ اور ساتھ ہی اسکو سمجھا دیا جائے اس کو ڈانٹ دیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بچہ کو وہ چیز یا تو چوری سے حاصل کرنی پڑتی ہے یا جھوٹ بول کر۔

دوسری چیز سزا ہے بچہ چونکہ جسمانی لحاظ سے کمزور ہوتا ہے اور تکلیف کی برداشت کم ہوتی ہے۔ اسلئے مار سے ڈرتا ہے اس کی تمامتر توجہ مار سے بچنے کی طرف ہوتی ہے۔ اسلئے وہ جھوٹ بول کر اس سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ جھوٹ بولنے کا سبق سیکھ لیتا ہے۔

اسلئے بچوں کو مارنا پیٹنا اور جسمانی اذیت اور تکلیف دینا از حد خطرناک ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچہ پر خوف غالب آکر اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں دماغی نشوونما رک جاتی ہے اور بچہ اکثر عصبی امراض میں مبتلا ہو کر دماغی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

عادات و اطوار کی بھلائی یا برائی بچپن میں ہی پیدا ہوتی ہے اور زمانہ کی عادات کا بدلنا آئندہ چلکر مشکل ہو جاتا ہے جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ بچہ کا دماغ ہر وقت کام کرتا رہتا ہے اور جو کچھ اسکے کان میں پڑتا ہے یا آنکھوں کے سامنے آتا ہے اس کا ایک چربہ دماغ پر اترتا ہے اور بچہ اکثر اس کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ بچہ کا اخلاقی ماحول درست ہو اور بچہ کی طرف معقول توجہ مناسب محبت موقعہ بموقعہ تنبیہہ والدین اپنا شعار بنائیں۔ صحیح تربیت دینے کے لئے بچوں کے ساتھ بڑوں کو بھی بچہ بننا پڑتا ہے تاکہ بچہ کو کامل اعتبار اور اعتماد رہے اسکو دوام کرنے کا بہترین طریقہ اظہار محبت۔ شیریں کلامی اور ہمدردانہ برتاؤ ہی ہو سکتا ہے۔ ہماری ضد اور غصہ ان کو صحیح راستہ سے بھٹکا سکتا ہے

سچائی۔ ایمانداری۔ خودداری۔ خود اعتمادی اور شجاعت وغیرہ والدین اور متعلقین کی معقول توجہ سے حاصل ہوتی ہوتے۔ ہماری تربیت کا ایک نقص یہ بھی ہے کہ ہم بچوں کو تہذیب سکھاتے وقت ان کے دل سے خودداری کا جذبہ دور کر دیتے ہیں۔ اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔ بچہ کو اخلاق اور تہذیب کی تعلیم دیتے وقت اس کو ادنیٰ الفاظ سے یاد نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر موقعہ پر بہادر ہونہار، عقلمند وغیرہ کے خطابات سے یاد کیا جائے تاکہ اسکی ہمت افزائی ہو اور آئندہ زندگی میں بھی کامیابی اس کا خیر مقدم کرے

لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ محبت کی انتہا اور اس کی کمی دونوں مضر ہوتی ہیں ان کا اپنا فرض تو کوشش کرنا ہے اور وہ بھی دیانتداری اور خلوص سے۔

فہرست قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ۵۶-۱۹۵۵ء

قائدین مجالس کی خدمت میں بذریعہ سرکلر لیٹر اور اعلانات مطلع کیا گیا تھا کہ انتخابات ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء تک مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ باوجود اعلانات اور سرکلر لیٹر کے مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۵ء تک صرف ۸۹ مجالس کی طرف سے انتخابات موصول ہوئے ہیں۔ ہماری مجالس کی کل تعداد ۴۵۰ ہے۔ گویا صرف ۲۰ فیصدی مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ بقیہ قائدین کرام سے پھر گزارش کی جاتی ہے کہ براہ کرم نئے انتخابات جلد تر مکمل کر کے بھجوا دیں۔ ذیل میں درج شدہ مجالس کے انتخابات مکرم نائب صدر صاحب نے منظور فرما لئے ہیں جس کی انفرادی طور پر تمام مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام مجلس	قائد برائے سال ۵۶-۱۹۵۵ء
۱	گکھڑ ضلع گوجرانوالہ	چودھری محمد مالک صاحب
۲	کھڑ ضلع میانوالی	چودھری عبدالرحیم صاحب
۳	پنڈ دادنخاں ضلع جہلم	چودھری افتخار احمد صاحب
۴	نصرت آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)	سید سجاد احمد صاحب
۵	ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ	مولوی محمد یوسف صاحب
۶	کیمپ احمد آباد ضلع سیالکوٹ	چودھری محمد شریف صاحب
۷	ساہووال ضلع سیالکوٹ	چودھری اللہ دتہ صاحب ولد اللہ داد صاحب
۸	دھرگ ضلع سیالکوٹ	میاں اللہ رکھا صاحب
۹	ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ	نسیم احمد صاحب
۱۰	کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۱	چک ۹ پنیار شمالی ضلع سرگودھا	لئیق احمد صاحب
۱۲	موہلن کے ضلع گوجرانوالہ	محمد ارشاد اللہ صاحب
۱۳	چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	بشیر احمد صاحب طاہر
۱۴	کیمبل پور	ملک صلاح الدین صاحب
۱۵	بدوملہی ضلع سیالکوٹ	ایم لطیف احمد صاحب صابر
۱۶	چک ۳۳۲ دھنی دیو	ناظر حسین صاحب
۱۷	دنیاپور	شیخ محمد منیر صاحب
۱۸	مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ	بشیر احمد صاحب سکنہ مانگا
۱۹	عزیز پور ڈگری	چودھری خدا بخش صاحب
۲۰	جھنگ شہر	ماسٹر عبدالمجید صاحب
۲۱	مہندی پور ضلع سیالکوٹ	عثمان حیدر صاحب
۲۲	کھیوہ ضلع سیالکوٹ	چودھری نور احمد صاحب
۲۳	کھیوہ باجوہ	چودھری منصور احمد صاحب باجوہ
۲۴	چوہڑ ہنڈا	چودھری محمد طفیل صاحب
۲۵	حیدر آباد (سندھ)	فضل محمد خان صاحب اوورسیر
۲۶	جیکب آباد (سندھ)	مرزا ظہیر الدین صاحب
۲۷	کرتو ضلع شیخوپورہ	مقصود احمد صاحب
۲۸	نورنگ فارم (سندھ)	محمد اسحٰق صاحب
۲۹	چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری	محمد علی صاحب
۳۰	پنڈی دیوا سنگھ ضلع ملتان	مولوی محمد ابراہیم صاحب
۳۱	ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)	فضل محمد صاحب
۳۲	چک ۹۹ شمالی سرگودھا	غلام احمد صاحب بسرا
۳۳	پشاور	میاں عبدالرفیق صاحب
۳۴	لیہ ضلع مظفرگڑھ	سردار محمد صاحب
۳۵	علی پور	چودھری نور الدین صاحب
۳۶	ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)	چودھری علم الدین صاحب
۳۷	خوشاب	عبدالحفیظ صاحب
۳۸	لائل پور	چودھری غلام دستگیر صاحب

نمبر شمار	نام مجلس	قائد برائے سال ۵۶-۱۹۵۵ء
۳۹	لودھراں ضلع ملتان	صوفی کریم بخش صاحب
۴۰	چک ۲۳ ۸-ل ضلع منٹگمری	چودھری غلام نادر صاحب
۴۱	کوئٹہ	جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب
۴۲	چک ۱۲۱ ج ب گھوکھووال	میاں محمد الدین صاحب
۴۳	گوہد پور ضلع سیالکوٹ	ماسٹر محمد اکبر صاحب
۴۴	بہوڑو چک ۱۸	محمود احمد صاحب
۴۵	بھیرہ	شیخ محمد احسن صاحب
۴۶	احمد نگر	مولوی بشیر احمد صاحب قمر
۴۷	سرگودھا	میاں عبدالسمیع صاحب B.A. L.L.B
۴۸	واہ کینٹ ضلع اٹک	چودھری بشیر احمد صاحب امتیاز
۴۹	صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ	ایم نذیر احمد صاحب
۵۰	کاٹھ دیوان ضلع گجرات	چودھری محمد حسین صاحب
۵۱	آنبہ ضلع شیخوپورہ	محمد موسےٰ صاحب
۵۲	گھٹیالیاں	چودھری عبدالوحید صاحب
۵۳	نوشہرہ کینٹ	محمد نصیب صاحب عارف
۵۴	پسرور ضلع سیالکوٹ	محمد شریف صاحب
۵۵	جہلم	ماسٹر عبدالحلیم صاحب
۵۶	گوجرانوالہ	چودھری محمد شریف صاحب
۵۷	ڈیرہ غازی خاں	منصور احمد صاحب
۵۸	پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	چودھری عبدالحق صاحب
۵۹	ملتان چھاؤنی	شیخ خورشید احمد صاحب
۶۰	گوجرہ	مرزا غلام مصطفےٰ صاحب
۶۱	محمود آباد اسٹیٹ (سندھ)	چودھری مشتاق احمد صاحب
۶۲	راولپنڈی	چودھری عبدالغنی صاحب رشدی
۶۳	مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ	عطاء اللہ صاحب ولد فیض عالم صاحب
۶۴	بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)	حافظ عبداللطیف صاحب
۶۵	سکھر (سندھ)	احمد خاں صاحب بلوچ
۶۶	ڈرگ روڈ کراچی	چودھری ناصر احمد صاحب
۶۷	سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	ایم سمیع اللہ صاحب
۶۸	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	عنایت اللہ صاحب
۶۹	جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ	صوفی علی محمد صاحب
۷۰	کوٹ آغا	چودھری عبدالمالک صاحب دوکاندار
۷۱	میرپور خاص سندھ	میر عبدالقادر صاحب
۷۲	باندھی ضلع نواب شاہ سندھ	حاجی عبدالرحمٰن صاحب
۷۳	تر گڑی ضلع گوجرانوالہ	ملک محمد الدین صاحب
۷۴	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	ماسٹر حمید خان صاحب
۷۵	روہڑی سندھ	محمود عالم صاحب
۷۶	منٹگمری	عبدالحق صاحب ناصر

نمبر شمار	نام مجلس	قائد برائے سال ۵۶-۱۹۵۵ء
۷۷	ظفروال ضلع سیالکوٹ	قاضی محمد بشیر صاحب
۷۸	ترسکہ ضلع سیالکوٹ	رفیق احمد صاحب
۷۹	کوہاٹ (سرحد)	بشیر احمد صاحب منیر
۸۰	بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ	چودھری محمد اسلم خان صاحب
۸۱	مرسیوانہ ضلع سیالکوٹ	سفیر احمد صاحب
۸۲	نرائن گنج مشرقی بنگال	مولوی انوار علی صاحب
۸۳	بھوپال والا ضلع سیالکوٹ	چودھری بشیر احمد صاحب
۸۴	چک ۷۹ گ ب کھیوٹ پورہ ضلع لائلپور	چودھری محمد شفیع صاحب
۸۵	اوکاڑہ ضلع منٹگمری	قریشی عبداللطیف صاحب
۸۶	ربوہ ضلع جھنگ	صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے۔
۸۷	بوریوالہ ضلع ملتان	مولوی شمس الدین صاحب سیال
۸۸	جڑانوالہ	چودھری عبدالرحیم صاحب نذیر
۸۹	لاہور	محمد یحیٰی صاحب

اپنے واحد قومی رسالہ مصباح سے تعاون کیجئے!

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا واحد قومی آرگن رسالہ مصباح آپ کے قلمی و مالی تعاون کا حقدار ہے۔ اس لئے تمام صاحب علم بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مفید اور ٹھوس معلومات سے مستفیض فرمائیں۔ اور شعراء کرام بھی اپنے کلام سے مصباح کو نوازیں۔

نیز عہدہ داران لجنہ اماء اللہ سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر کی لجنات میں اس کی اشاعت کی کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مدیرہ مصباح ربوہ)

پتہ مطلوب ہے!

محمد بخش گل موضع گلانوالی و علی محمد ڈوگر اور ان کا بھائی غلام محمد موضع کوٹ رجادہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر وغیرہ ہجرت کے بعد کس جگہ مقیم ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ اگر یہ خود یہ اعلان پڑھیں تو خود اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ کیونکہ چند قریبی رشتہ دار بہت پریشانی سے ان کی جستجو کر رہے ہیں۔

سردار خاں پریذیڈنٹ
انجمن احمدیہ موہلکی ڈاکخانہ خاص براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار عرصہ سے بیماری نیز مالی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات دور فرمائے اور صحت عطا کرے آمین عطاء الٰہی احمدی حال لالہ موسیٰ لاہور

(۲) عرصہ تقریباً ایک سال سے میرا دایاں گھٹنہ چوٹ لگنے کی وجہ سے خراب ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ محمد احمد سیکرٹری خدام الاحمدیہ جہلم

(۳) میری اہلیہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہے اور ان دنوں نور ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(محمد رمضان خادم ربوہ)

افغانستان اور اشتراکی ممالک

اقتصادی و فوجی تعلقات پر ایک نظر

نیو یارک ٹائمز سیاسی حلقوں کے حوالہ سے رقمطراز ہے کہ افغانستان چیکوسلاویہ کی طرف سے اسلحہ کی پیش کش کا منتظر ہے۔ چند دن ہوئے کابل ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ افغانستان نے چیکوسلاویہ میں اپنا فوجی مشن بھیجنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ قاہرہ میں افغان سفیر صلاح الدین سلجوقی نے بتایا کہ اگر مغربی طاقتوں نے افغانستان کو اسلحہ نہ دیا تو وہ روس سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

مصر اور اسرائیل کی کشیدگی سے فائدہ اٹھانے کے بعد اب روس افغانستان اور پاکستان کے اختلاف سے فائدہ اٹھانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ پاکستان کے ۱۴ اکتوبر کو مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کو ایک وحدت میں ضم کرنے کے بعد افغانستان چیکوسلاویہ سے اسلحہ حاصل کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ پاکستان نے جن صوبوں کو ایک وحدت میں ضم کیا ہے۔ ان میں شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں ستر لاکھ کے قریب پٹھان قبائل آباد ہیں۔ جو . . . . . . افغانستان چاہتا ہے کہ پشتو بولنے والی آبادی کی پختونستان کے نام سے ایک آزاد مملکت قائم کی جائے لیکن پاکستان کے ایک وحدت کے قیام کے فیصلے نے افغانستان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔

امریکہ کے محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ اسے کابل سے افغانستان کے چیکوسلاویہ سے اسلحہ حاصل کرنے کی کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ البتہ وزارت خارجہ کے بعض حکام کا کہنا ہے کہ افغانستان اشتراکی ممالک کی چالوں میں پھنس جائیگا

امریکہ ان دنوں افغانستان کو امداد دینے کے سلسلے میں بات چیت کر رہا ہے لیکن یہ گفت و شنید صرف اقتصادی امداد دینے پر محدود ہے۔ افغانستان نے ابھی تک حکومت امریکہ سے فوجی امداد کی کوئی باقاعدہ درخواست نہیں کی ہے روس افغانستان کو اقتصادی امداد دینے میں سلسلہ جنبانی کر رہا تھا پاکستان کے ایک یونٹ کے فیصلے سے اسے فوجی امداد دینے کا بہانہ بھی مل گیا ہے۔

۱۹۵۱ء میں افغانستان نے روس سے کہا کہ قابل میں تیل کے ذخیروں کے لئے بھاری ٹینک تعمیر کئے جائیں اور ۱۹۵۴ء کے شروع میں روس سے درخواست کی گئی کہ اشتراکی ریاست ازبک کے مقام ترمذ سے لے کر افغانستان کے شہر مزار شریف تک سا ٹھ میل لمبی پائپ لائن بچھائی جائے۔ ابھی پائپ لائن کی تعمیر کا کام شروع ہی ہوا ہے۔ اور افغانستان میں تیل کی سپلائی پر روسی کنٹرول سے روس کو اس ملک کی اقتصادی زندگی میں خاصا دخل عمل حاصل ہو گیا ہے۔ افغانستان کے لئے عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے بھی روسی سامان استعمال ہو رہا ہے۔ اس وقت تک روس نے افغانستان کے مختلف منصوبوں میں روس کے سرمائے کا اندازہ ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر لگایا ہے۔ اس سرمایہ پر تین فیصد سود عائد ہے۔ گذشتہ سال چیکوسلاویہ نے افغانستان کو پچاس لاکھ ڈالر کا قرضہ ایک سیمنٹ فیکٹری اور ایک گلاس فیکٹری کی تعمیر کے لئے دیا ہے۔ سوویت یونین اور افغانستان کے تعلقات اس سال کے آخر میں وزیراعظم روس مارشل بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے چیف خروشیوف کے دورہ افغانستان سے اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ امریکہ نے گذشتہ بون کو ختم ہونے والے تیرہ سالوں میں افغانستان میں زراعت جنگلات، صحت عامہ اور دوسرے رفاہی کاموں پر ۴۳ لاکھ ڈالر خرچ کئے ہیں۔ اس کے علاوہ دو آمد برآمد کے بنک کے دو قرضے بھی دئے گئے ہیں۔ ایک اکیس لاکھ ڈالر کا ۱۹۵۰ء میں اور دوسرا ایک لاکھ ۸۵ ہزار ڈالر کا گذشتہ سال میں ان قرضوں پر ساڑھے چار فی صد سود عائد تھا۔ امریکہ کی ایک کمپنی زراعتی اور سیلاب کی روک تھام کے منصوبے کی تعمیر پر افغانستان کے جنوب میں ہلمند وادی میں ۱۹۴۶ء سے چالیس کروڑ ڈالر صرف کر چکی ہے۔

(نوائے وقت)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ جہلم کی مساعی

مورخہ ۲۱-۱۰-۵۵ بروز جمعہ مجلس خدام احمد... کا اجلاس طلب کیا گیا اور تمام خدام کو سیلاب زدگان کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنے کی تلقین کی گئی۔ خدام کی ایک پارٹی پارچات جمع کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔ چنانچہ اسی دن نماز مغرب کے بعد قائد مجلس اور انصار کے ایک نمائندے کی سرکردگی میں خدام نے نہایت محنت اور تندہی سے احباب کے گھر جا جا کر پارچات فراہم کئے۔ خدام نے ۲۲-۲۳ اکتوبر کو پھر حسب سابق نماز مغرب کے بعد فراہمی پارچات کی خدمات کو سرانجام دیا۔ چنانچہ ان مساعی کے نتیجہ میں خدام نے ۱۲۹ کپڑے جن میں گرم اوور کوٹ چھوٹے گرم کوٹ۔ گرم بستر۔ اونی واسکٹیں اور سوائٹر شامل تھے۔ اکٹھے کئے۔ مورخہ ۲۴-۱۰-۵۵ کو تمام پارچات مکرمی محمد آیف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ تحصیل سیالکوٹ جو یہاں اپنے کسی کام کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے تھے ان کے ذریعہ احمدیہ ریلیف کیمپ ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں بھجوا دئے گئے۔

اب خدام کا مزید پروگرام یہ ہے کہ وہ جہلم کے مضافات میں بھی چکر لگائیں تا اس کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جاوے۔ کچھ رقم بھی برائے خریداری جمع ہو چکی ہے۔ جو بعد میں بھیج دی جاوے گی۔ سردست ایک خادم جو کمپونڈر ہے نے اپنے آپ کو وہاں جا کر کم از کم دس پندرہ روز تک ریلیف کے کام کو سرانجام دینے کی خاطر پیش کیا ہے۔ ایک دو روز میں اسے وہاں بھیج دیا جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کو مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اور اس مصیبت کے وقت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی شاندار روایات کے مطابق بڑھ چڑھ کر اپنے فرائض بجا لانے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور ان کی اس مساعی کو قبولیت کے شرف سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم)

مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ کی امدادی مساعی

۵-۱۱-۵۵ طبی امداد کا کام آج بھی جاری رہا خدام کی ایک پارٹی جو قریشی محمد یحییٰ صاحب اور شیخ مشتاق احمد صاحب پر مشتمل تھی۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی معیت میں چک ۳۲ میں گئی۔ ۱۶۴ افراد کو ادویات دی گئیں اور ۲۸ افراد کو کونین کا ٹیکہ لگایا گیا۔

۶-۱۱-۵۵ آج بھی خدام کی ایک پارٹی جو حکیم عبدالرحیم صاحب میاں جیون خان صاحب اور شیخ محمد اقبال صاحب پر مشتمل تھی۔ چک ۳۱/۱۰ میں گئی ۸۷ افراد کو ادویات تقسیم کی گئیں اور ایک مریض کو کونین کا ٹیکہ لگایا گیا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ)

بدوملہی کے سیلاب زدہ علاقے میں احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا شاندار امدادی کام

بارہ۱۲ فٹ گہرے پانی کے بہاؤ میں خدام نے بیشمار لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا اور چاولوں کی بارہ۱۲ دیگیں ان میں تقسیم کیں

شہر کی گلیوں اور سڑکوں کی صفائی۔ گرے ہوئے مکانات کی تعمیر۔ ایک ہفتہ میں ۵۶۹۰ فٹ چنائی کی گئی

بدوملہی میں احمدیہ ریلیف کمیٹی ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام وہاں کے خدام اور انصار نے سیلاب زدگان کو ہر ممکن امداد پہنچانے۔ گلیوں اور سڑکوں کی صفائی اور گرے ہوئے مکانات کی تعمیر کے سلسلے میں جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اسے بدوملہی کے سیکٹر کمانڈر صاحب اور دیگر لوگوں نے انہیں نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کے امدادی کام کے متعلق سیکرٹری صاحب احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے

بدوملہی قصبہ میں سیلاب نے کافی تباہی کی ہے بدوملہی کی ساری آبادی اور ملحقہ دیہات غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ جب سیلاب نے بہت زور پکڑا اور چھوٹی چھوٹی آبادیاں مٹی کا ڈھیر ہونے لگیں تو اس وقت پانی کا بہاؤ اس قدر شدید تھا کہ پختہ عمارتیں بھی آناً فاناً کھنڈرات میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ تب گھرے ہوئے لوگوں نے گھبراہٹ اور سراسیمگی کی حالت میں مدد کیلئے چیخ و پکار شروع کی بدوملہی کا اندرونی حصہ ایک ٹیلے پر واقع ہے۔ اسی حصہ میں احمدیوں کی بھی کافی آبادی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالےٰ کا نام لے کر فوراً شہتیروں کی ایک کشتی بنائی۔ ۱۵ خدام کا ایک دستہ لنگوٹے کس کر میدان میں کود پڑا۔ ان ۱۵ خدام نے ۱۲ فٹ پانی کے خوفناک بہاؤ میں بے شمار گھرے ہوئے لوگوں کو نکال کر محفوظ جگہوں پر پہنچایا۔ خدام نے اسی کشتی پر چاولوں کی بارہ دیگیں پکا کر لوگوں میں تقسیم کیں۔ جو دو دن سے بھوکے تھے۔ بدوملہی کی جماعت اور خدام کی اس خدمت کا لوگوں پر گہرا اثر ہے۔

بدوملہی کے نشیبی علاقہ میں جہاں عمارتوں کا نقصان ہوا۔ وہاں غلہ منڈی کی تباہی کے باعث غلہ زمین ہی دب کر رہ گیا۔ اور اس کی وجہ سے اس قدر تعفن اور بدبو پھیلی۔ کہ خطرہ محسوس ہونے لگا۔ کہ کہیں خدانخواستہ کوئی وبا نہ پھوٹ پڑے۔ چنانچہ مقامی حکام کے مشورہ سے یہ طے پایا۔ کہ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے پندرہ نوجوانوں کا ایک دستہ شہر کی گلیوں، سڑکوں اور گڑھوں کی صفائی اور مرمت کے لئے بدوملہی بھجوایا جائے۔ خواجہ محمد امین صاحب کی زیر نگرانی اس دستہ نے جس محنت۔ جانفشانی اور اخلاص سے کام کیا۔ اس کے متعلق سیکٹر کمانڈر صاحب بدوملہی تحریر فرماتے ہیں:

”جو کچھ میں نے انہیں کہا۔ انہوں نے بڑی خوشی محنت اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ اور لوگ بہت خوش ہوئے۔ شہر میں جو کام ان کی طاقت میں تھا۔ انہوں نے کر دیا ہے۔ اب تو لوگوں کے مکانات وغیرہ بنانے اور مدد کرنے کا کام باقی ہے۔ وہ بھی انہوں نے کافی کیا ہے!“

تعمیر مکانات

ربوہ سے چار معمار خدام نادار اور غریب لوگوں کے مکانات بنانے کے لئے سیالکوٹ آئے تھے۔ ان کو بدوملہی کے سیکٹر کمانڈر کے پاس بھجوایا گیا۔ ان معماروں نے جس پھرتی اور تیزی سے لوگوں کے مکانات تعمیر کئے۔ بدوملہی کے لوگ سخت حیران ہوئے۔ جب یہ کام کر رہے ہوتے تھے۔ تو بے شمار لوگ ان کو دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔ ہر روز ۱۴ خدام و انصار ان معماروں کے ساتھ مزدوروں کے طور پر کام کرتے تھے۔ جو بمشکل ان کے ساتھ پورے اترتے تھے۔ ۸½ یوم میں ان معماروں نے ۵۶۹۰ فٹ چنائی کی۔

طبی امداد

جماعت احمدیہ جہلم نے یہاں ۴۰ کپڑوں سے ہماری قابل قدر امداد فرمائی۔ وہاں ایک خادم مشتاق احمد صاحب ڈسپنسر کو بھی خدمت کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے بدوملہی کے علاقہ میں وہاں کے میڈیکل انچارج کی زیر ہدایت بہت اعلیٰ کام کیا۔ میڈیکل انچارج صاحب نے ہمیں جو چٹھی لکھی ہے۔ اس میں اس نوجوان کی بیحد تعریف کی گئی ہے

پارچات کی تقسیم

بدوملہی کی جماعت بار بار لکھ رہی تھی کہ اس علاقہ کے تباہ حال لوگوں کی کپڑوں سے بھی امداد کی جائے۔ چنانچہ ۱۱/۶/۵۵ کو ایک ہزار کپڑوں کی ایک قسط عبدالرحمٰن صاحب بٹ، محمد اسحٰق صاحب، نذیر احمد صاحب کو دیکر بھجوایا گیا۔ دوسرے دن امیر صاحب اور خلیفہ عبدالرحیم صاحب۔ مرزا محمد حیات صاحب بدوملہی پارچات کی تقسیم اور دیگر امور کی نگرانی کے لئے تشریف لے گئے۔ بدوملہی پہنچ کر اس وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب جو وہاں گئے ہوئے تھے اور دیگر حکام سے ملاقات کر کے ضروری صلاح مشورہ کیا۔ اس وفد ایک وفد نے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے موقعہ پر ہی کپڑوں کے حصول کے لئے کارڈ جاری کئے

دوسرے دن ۱۱/۸/۵۵ کو صبح چوہدری عبدالحق صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بدوملہی و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اور منیجر صاحب اسلامیہ ہائی سکول نے اپنے ہاتھوں سے کپڑے تقسیم فرمائے

روس جاپانی جنگی مجرموں کو رہا کر دیگا

لندن ۱۴ نومبر۔ روسی سفیر مقیم لندن مسٹر نکولائی نے کل یہاں بتایا کہ روس اس ماہ کے آخر میں جاپان کے ۲۵ جنگی مجرموں کو واپس کر دے گا۔ مسٹر نکولائی نے جاپانی وفد کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ماتسوموٹو کا مانی نے بات چیت کے دوران میں بتایا کہ ان جنگی مجرموں کی فہرست ابھی موصول نہیں ہوئی۔ مگر اس کی وصولی کسی دن بھی متوقع ہے۔ جاپانی وفد روس جاپان معاہدہ امن کے سلسلہ میں بات چیت کرنے یہاں آیا ہوا ہے۔

ربوہ کے غرباء کے لئے گرم کپڑوں کی ضرورت

اگرچہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے مرکز سلسلہ کو ایک نہایت ہی محفوظ جگہ پر تعمیر کرنے کی توفیق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو عطا فرمائی جس کی وجہ سے سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے چونکہ احمدی احباب کے لئے اصل دارالامان سلسلہ کا مرکز ہی ہوتا ہے۔ اس لئے خصوصاً احمدیوں میں سے غریب احباب امن و سکون کی تلاش میں مرکز سلسلہ میں مقیم ہو گئے ہیں اور اس طرح سے سلسلہ کے لئے ان کی ضروریات کا بہت حد تک خیال رکھنا ضروری ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کو بھی سردی سے بچاؤ کے لئے گرم پارچات وغیرہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا احباب جماعت ان کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے حسب استطاعت اپنے مستعمل اور نئے پارچات اور کپڑا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ ان کو غرباء میں تقسیم کیا جائے

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)